81

DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan, Pakistan

دارالافتاء
للامور الشرعیۃ والمالیۃ
Darulifta Sharia In Business

دارالافتاء
للامور الشرعیۃ والمالیۃ
شریعہ ان بزنس، الفلاح ٹاؤن صادق آباد
ضلع رحیم یار خان پاکستان

استفتاء

کیافرماتے ہیں مفتیان کرام ان مسائل کے بارے میں:

1۔اندھیرے میں نماز پڑھنا کیساہے، سناہے کہ اتنی روشنی ہو کہ کم از کم سجدہ کی جگہ نظر آئے، کیایہ درست ہے؟

2۔گھر میں دو محرم مرد اور عورت اگر الگ الگ اپنی نماز پڑھ رہے ہوں اور شانہ بشانہ ساتھ ساتھ کھڑے ہوں تو نماز ادا ہو جائے گی؟ نماز مکروہ یاناقص تو نہیں ہوگی؟ یافاصلہ رکھناضروری ہے کہتے ہیں کہ مرد کو آگے ہوناچاہے۔اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔

مستفتی: عبدالحسیب

الجواب باسم ملهم الصواب

1۔اگر قبلہ رخ صحیح ہو تو اندھیرے میں نماز پڑھنا منع نہیں ہے بلاکراہت درست ہے خواہ سجدہ کی جگہ نظر آئے یانہ آئے۔
(ماخوذ از فتاوی محمودیہ بتصرف: 684/6)

2۔محض عورت کا مرد کے محاذی (برابر) کھڑے ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ درج ذیل شرائط کے پائے جانے سے مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے:

1۔عورت حد شہوت (نوسال) کو پہنچ گئی ہو۔

2۔رکوع وسجدہ والی نماز ہو۔

3۔تحریمہ میں دونوں مشترک ہوں یعنی ایک ہی امام کی اقتداء میں ہوں یاعورت نے اپنے محاذی مرد کی اقتداء میں تحریمہ باندھی ہو۔

4۔مرد وعورت دونوں مکلف ہوں یعنی عاقل وبالغ ہوں۔

5۔امام نے عورت کی امامت کی نیت ہو۔

6۔ایک کامل رکن میں محاذات پائی جائے۔

7۔دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۳۴/۹
مورخہ ۳۹/۱۱/۹
للامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد ضلع رحیم یار خان پاکستان

8۔ دونوں کا مکان ایک ہو۔

9۔ مرد نے عورت کو ہٹنے کے لیے اشارہ نہ کیا ہو۔

لہذا صورتِ مسئولہ میں محرم مرد اور عورت کا الگ الگ نماز پڑھنے کی صورت میں شانہ بشانہ ایک ساتھ کھڑے ہونے سے نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہو گی، اس لیے کچھ فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے۔(احسن الفتاوی:433/2)

كمافى صحيح البخاري:(102/1)

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت كنت انام بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاي في قبلته فإذا سجدغمزني فقبضت رجلى فإذا قام بسطتهما قالت والبيوت يومئذليس فيها مصابيح

وفى الدر المختار وحاشية ابن عابدين:(434/1)

في الخلاصة إذا لم يكن في المسجدقوم والمسجد في مصر في ليلة مظلمة، قال الإمام النسفي في فتاواه جاز. اهـ. وفي الكافي: ولا يستخرجهم من منازلهم. قال ابن الهمام: والأوجه أنه إذا علم أن للمسجد قوما من أهله مقيمين غير أنهم ليسوا حاضرين فيه وقت دخوله وهم حوله في القرية وجب طلبهم ليسألهم قبل التحري لأن التحري معلق بالعجز عن تعرف القبلة بغيره. اهـ. ولا منافاة بين هذا وبين ما مر عن الخلاصة والكافي، لأن المراد إذا لم يكونوا داخل المنازل ولم يلزم الحرج من طلبهم بتعسف الظلمة والمطر ونحوه شرح المنية (قوله ومس جدران) لأن الحائط لو كانت منقوشة لا يمكنه تمييز المحراب من غيره، وعسى أن يكون ثم هامة مؤذية فجاز له التحري بحر عن الخانية، وهذا إنما يصح في بعض المساجد، فأما في الأكثر فيمكن تمييز المحراب من غيره في الظلمة بلا إيذاء....

وفى الدر المختار وحاشية ابن عابدين:(574/1)

فمحاذاة المصلية لمصل ليس في صلاتها مكروهة لا مفسد فتح...قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله ليس في صلاتها) بأن صليا منفردين أو مقتديا أحدهما بإمام لم يقتدبه الآخر شرح المنية (قوله مكروهة) الظاهر أنها تحريمية لأنها مظنة الشهوة والكراهة على الطارئ ط. قلت: وفي معراج الدراية: وذكر شيخ الإسلام مكان الكراهة الإساءة والكراهة أفحش. اهـ.

وفى البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (377/1)

وقيدبالاشتراك؛ لأن محاذاة المصلية لمصل ليس في صلاتها لا تفسد صلاته لكنه مكروه كما في فتح القدير

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 34/9
مورخہ ۳۹/۱۱/۹

وفی حاشیة الطحطاوي علی مراقي الفلاح (ص:223)

قوله (مشترکة) احترز به عن محاذاة المصلیة لمصل لیس هو في صلاتها حیث تکره ولا تفسد کما في الدر

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: بندہ احمد حسن عفی عنہ

دارالافتاء صادق آباد

8/ذوالقعدہ 1439ھ بمطابق 22/جولائی 2018ء

دستخط: حضرت مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

محمد ابراہیم

1439-11-9ھ

دستخط: مفتی **احسن عزیز** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

دستخط: مفتی **حماد اللہ** صاحب مد ظلہم

دارالافتاء

فتویٰ نمبر 34/9

مورخہ 9/11/39ھ

نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی و غیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

- دارالافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
- خدمت بلا معاوضہ۔